12 نومبر 2012ء

مائیکروفنانس بینک پاکستان میں مالی خدمات کا دائرہ وسیع کریں: ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈپٹی گورنر جناب قاضی عبدالمقتدر نے امید ظاہر کی ہے کہ مائیکروفنانس بینک مارکیٹ کے سازگار ماحول کا فائدہ اٹھائیں گے اور جدت پسندانہ (innovative) ٹیکنالوجی اور پراڈکٹس میں سرمایہ کاری کریں گے تاکہ ان کے کاروبار کو فروغ ملے اور پاکستان میں مالی خدمات کا دائرہ وسیع ہو۔

آج اسلام آباد کے مقامی ہوٹل میں وسیلہ مائیکروفنانس بینک کی جانب سے برانچ لیس بینکنگ کے کمرشل افتتاح کے موقعے پر بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے انہوں نے غریب اور کم آمدنی والے طبقات تک مالی خدمات پہنچانے کے اسٹیٹ بینک کے وسیع تر ہدف پر زور دیا۔

ان کا کہنا تھا کہ' میں بھرپور یقین رکھتا ہوں کہ مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکنگ لازم وملزوم ہیں اور یہ دونوں شعبے مل جل کر شمولیت (inclusiveness)، سہولت، دستیابی اور کارگزاری کے فوائد بہم پہنچائیں گے کیونکہ پاکستان میں بہترین ضوابطی (regulatory) فریم ورک اور مائیکروفنانس کے لیے انڈسٹری انفراسٹرکچر موجود ہے۔'

جناب عبدالمقتدر نے کہا کہ عالمی بینک کے کنسلٹیٹو گروپ ٹو اسسٹ دی پور (CGAP) نے اپنی ایک تحقیق میں پاکستان کو برانچ لیس بینکاری کی تیز ترین نمو پاتی ہوئی مارکیٹس میں شامل کیا ہے اور اسے جدت پسندی کی تجربہ گاہ قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا' ہمیں امید ہے کہ نئے اداروں کی آمد اور موجود اداروں کی بہتری سے نمو کی رفتار میں اور بھی بھرپور اور تیز اضافہ ہوگا۔'

ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ پاکستان میں برانچ لیس بینکنگ بے پناہ رفتار سے ترقی کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اس ترقی سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسٹیٹ بینک پالیسی اور ضوابطی اقدامات اور مارکیٹ میں مداخلت (intervention) کے ذریعے پراڈکٹس اور ڈیلیوری چینلز میں جدت پسندی کو فروغ دیتا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ برانچ لیس بینکنگ کے حالیہ اعداد وشمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ جولائی تا ستمبر 2012ء کی ایک سہ ماہی کے دوران لین دین کا حجم تقریباً 32 ملین رہا جبکہ اس کی قدر 140 ارب روپے تھی اور یہ صرف دو اداروں نے حاصل کیا ہے۔ ان اداروں نے 1.8 ملین سے زائد موبائل والٹ (Mobile-Wallet) اکاؤنٹس رجسٹر کیے ہیں جن میں بڑی تعداد ایسے افراد کی ہے جو اس سے قبل بینکاری سہولتوں سے محروم تھے یا ان کے علاقوں میں اس کی ناکافی سہولتیں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ موبائل بینکاری مائیکروفنانس قرضوں کی واپسی میں بھی سہولت دے رہی ہے اور مائیکروفنانس اداروں (ایم ایف آئیز) اور برانچ لیس بینکاری فراہم کرنے والوں کے درمیان شراکت داریوں میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ پاکستان میں موبائل فون سبسکرائبرز کی تعداد تقریباً 120 ملین ہے، ان میں موبی لنک کے سبسکرائبرز سب سے زیادہ ہیں جن کی تعداد 36 ملین ہے۔ موجودہ ٹیلی ڈینسٹی 72 فیصد سے زائد ہے جو مالی رسائی (financial access) کی تقریباً 12 فیصد سطح کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ صرف اسی سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں موبائل بینکاری کے بھرپور امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت، پی ٹی اے اور موبائل آپریٹرز کی جانب سے نفوذ (penetration) کی اتنی بلند سطح کا حصول قابل تعریف ہے، خاص طور پر ہمارے موجودہ معاشرتی ومعاشی حالات میں۔

جناب عبدالمقتدر نے کہا کہ دنیا بھر کے پالیسی ساز اس امر پر متفق ہوتے دکھائی دے رہے ہیں کہ مالی خدمات تک غریب طبقے کے لوگوں کی رسائی تیزی سے بہتر بنانے کی غرض سے موبائل فون کے ذریعے مالی خدمات کی فراہمی ایک محفوظ اور مستحکم راستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2011ء میں ٹورنٹو میں جی 20 کی گذشتہ سربراہ کانفرنس کے رہنماؤں نے '' جدت پسندانہ مالی شمولیت'' (Innovative Financial Inclusion) کے 9 اصول اپنائے تھے جن میں مالی نظام تک روایتی رسائی بڑھانے اور اس کے استعمال کے لیے ٹیکنالوجی اور ادارہ جاتی جدت کو بطور ایک ذریعہ فروغ دینا بھی شامل تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان اصولوں کا مقصد یہ ہے کہ جدت پسندانہ مالی شمولیت کے لیے ایک سازگار پالیسی اور ضوابطی ماحول کی تیاری میں مدد دی جائے۔ ایسا سازگار ماحول تشکیل پا گیا تو دو ارب سے زائد ان لوگوں کو مالی خدمات کی فراہمی کی رفتار تیز ہوجائے گی جو فی الحال اس دائرے سے باہر ہیں اور ان لوگوں تک مالی خدمات کی فراہمی ان کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مالی نفوذ کی سطح دنیا میں انتہائی پست ہے۔ یہاں 56 فیصد بالغ آبادی مالی سہولتوں سے بالکل محروم ہے جبکہ 32 فیصد کو صرف غیر رسمی سہولتیں دستیاب ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا ملک 18 کروڑ افراد پر مشتمل ہے جو جغرافیائی طور پر مختلف علاقوں میں رہتے ہیں۔ پاکستان میں موبائل فون سبسکرائبرز کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابلے میں بینک اکاؤنٹس صرف 30 ملین صارفین کے پاس ہیں جو زیادہ معاشرے کے زیادہ آمدنی والے طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملک میں 10,500 سے کچھ زیادہ بینک برانچیں ہیں، اس طرح برانچوں کی کوریج کی شرح خطے کی پست ترین شرحوں میں سے ہے۔ ☆☆☆